از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: جولائی 28,2000

براجا کشور جگدیو

بنام

لنگراج سمنتارے ودیگراں

[ایس راجیندر بابو اور شیوراج بنام پاٹل، جسٹس صاحبان]

ہندو قانون:

اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ، 1951: دفعہ 3(6) اور 42۔

عوامی مذہبی ادارہ- موروثی ٹرسٹیز- شرائط کی تکمیل- کچھ افراد جو عوامی مذہبی ادارے کے موروثی ٹرسٹی ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس بنیاد پر کہ وہ مارفتدار کے طور پر کام کر رہے ہیں- تاہم، اس سلسلے میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا- لیکن عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی مواد موجود ہے کہ وہ مارفتدار ہیں اور 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کے اصول پر انہیں موروثی ٹرسٹی سمجھا جانا چاہیے- جس کی درستگی: موروثی ٹرسٹی بننے کے لیے دعویداروں کو ٹھوس شواہد کے ذریعے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ (1) ان کے خاندان کے افراد بطور ٹرسٹی دیوتا کے امور کے انتظام کے انچارج رہے ہیں؛ (2) بانی کے زمانے سے موروثی حق کے ذریعے ان کے عہدے کی جانشینی ان پر منتقل کی گئی تھی؛ اور (3) جانشینی کی اسکیم دفعہ 42 کے تحت درخواست دائر کرنے کے وقت نافذ تھی- صرف اس وجہ سے کہ کوئی شخص ادارے کے انتظامیہ کا انچارج ہے یہاں تک کہ ایک ٹرسٹی اسے موروثی ٹرسٹی

نہیں بنائے گا- لہذا، عدالت عالیہ نے مذکورہ افراد کو موروثی ٹرسٹی کے طور پر منعقد کرنے میں غلطی کی۔

گرانٹ- کھوئی ہوئی گرانٹ- فرض- عوامی مذہبی ادارہ- مرفتداروں کے موروثی ٹرسٹی- کا دعوی- حکم ہوا کہ: کھوئی ہوئی گرانٹ کا اندازہ اس وقت لگایا جا سکتا ہے جب استعمال کھلا ہو، حق کے طور پر اور بغیر کسی رکاوٹ کے لیکن اس وقت نہیں جب صارف کو دوسری صورت میں سمجھایا جا سکے- ایسے افراد کے حق میں کھوئی ہوئی گرانٹ کے افسانے کا کوئی مفروضہ نہیں ہو سکتا جو یکے بعد دیگرے ٹرسٹی تشکیل دیتے ہیں- یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ مارفتدار موروثی ٹرسٹی ہیں۔

الفاظ اور جملے:

"موروثی ٹرسٹی" اور "بصورت دیگر"- کا مطلب- اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ، 1951 کی دفعہ 3(6) کے تناظر میں۔

"مارفتدار"- کا مطلب۔

کھوئی ہوئی گرانٹ کا نظریہ- کا مفروضہ۔

مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ وہ اس کے بانی کے زمانے سے ہی ایک عوامی مذہبی ادارے کے محافظوں کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جواب دہندگان نے یہ بھی دعوی کیا کہ انہیں وقتاً فوقتاً ریونیو اور دیگر حکام نے مذکورہ ادارے کے موروثی ٹرسٹی کے طور پر تسلیم کیا تھا۔

مدعا علیہان نے اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1951 کی دفعہ 42 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں ادارے کے انتظامیہ کے لیے ایک اسکیم تیار کرنے کی درخواست کی گئی۔ تاہم، درخواست کو ڈیفالٹ میں مسترد کر دیا گیا۔

اس کے بعد، جواب دہندگان نے ایکٹ کے تحت موروثی ٹرسٹی کے طور پر اپنے دعووں کا فیصلہ کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ رواج یا بصورت دیگر جواب دہندگان کو کبھی بھی ادارے کے موروثی ٹرسٹی کے طور پر نہیں مانا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے دعوی مسترد کر دیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اپیل کو اس بنیاد پر منظور کیا کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے مواد موجود ہے کہ مدعاعلیہان مارفتدار تھے اور اگروہ مارفتدار تھے تو انہیں ٹرسٹی سمجھا جانا چاہیے؛ اور یہ کہ 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کے اصول پر، مدعاعلیہان کو موروثی ٹرسٹی سمجھا جانا چاہیے۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. یہ دعوی کرنے کے لیے کہ مدعاعلیہان اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1951 کے تحت موروثی ٹرسٹی ہیں، یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ان کے خاندان کے افراد بطور ٹرسٹی دیوتا کے امور کے انتظام کے ذمہ دار رہے ہیں اور ان کے عہدے کی جانشینی بانی کے وقت سے موروثی حق کے ذریعے ان پر عائد ہوتی ہے اور یہ اسکیم ایکٹ کی دفعہ 42 کے تحت درخواست دائر کرنے تک نافذ تھی۔ یہ فرض کرنا کہ جواب دہندگان کے خاندان کا ہر ایک فرد کچھ عرصے سے دیوتا کے محافظوں کے طور پر کام کر رہا تھا، ان کے معاملے کو قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا کہ وہ موروثی ٹرسٹی ہیں جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 3(6) میں فراہم کیا گیا ہے۔ ٹرسٹی کے عہدے پر جانشینی جیسے دیگر معیارات جو بانی کے زمانے سے موروثی حق کے ذریعے تفویض کیے جاتے ہیں یا رواج کے ذریعے منضبط کیے جاتے ہیں اور اس طرح کی اسکیم قانون کی دفعہ 42 کے تحت درخواست کے وقت تک نافذ رہتی ہے، کو ٹھوس ثبوت پیش کرکے قائم کرنا ہوتا ہے۔ [9-F-G]

2. عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر معاملے کا تجزیہ کیا کہ اس شخص کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں تھی جو ادارے کا ٹرسٹی ہونے کے لیے دیوتا کے مذہبی فرض کی انجام دہی کا ذمہ دار تھا کیونکہ ٹرسٹی کی تعریف میں کوئی بھی شخص شامل ہوتا ہے جس میں مذہبی ادارے کا انتظام تفویض کیا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ کے اس نقطہ نظر کے نتیجے میں معاملے کی غلط سمت سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ آیا جواب دہندگان، اگرچہ موروثی ٹرسٹی ہیں، "مارفتدار" کے طور پر مصروف تھے نہ کہ دوسرے طریقے سے۔ صرف اس وجہ سے کہ کوئی شخص دیوتا کے انتظام کا انچارج ہے حالانکہ ایک ٹرسٹی کے طور پر اسے "موروثی ٹرسٹی" نہیں بنائے گا جب تک کہ اس کی شرائط پوری نہ ہوں۔ موجودہ معاملے میں، جواب دہندگان کا دعوی یہ نہیں ہے کہ وہ ٹرسٹی ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ متعلقہ شق کے تحت موروثی ٹرسٹی ہیں۔ لہذا، اس سلسلے میں عدالت عالیہ کا نظریہ اچھی طرح سے قائم نہیں ہے، خاص طور پر جب کہ درج ذیل حکام کی طرف سے قائم کردہ نظریہ کو غیر معقول یا نامناسب نہیں کہا جا سکتا۔ [10-A-C]

3. عدالت لیے یہ کھلا ہے کہ وہ قدیم استعمال سے گرانٹ کا اندازہ لگا سکے جب ایسا صارف کھلا ہو، حق کے طور پر اور بغیر کسی رکاوٹ کے لیکن گرانٹ کا اندازہ نہیں لگایا جائے گا اگر صارف کو دوسری صورت میں سمجھایا جا سکتا ہے۔ 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کا افسانہ صرف ایک مفروضہ ہے جو مالک کی رضامندی کے ساتھ صارف کے طویل قبضے اور مشق سے ہوتا ہے، کہ اصل میں دعویدار کو ایک گرانٹ دی گئی ہوگی، جو 'کھوئی ہوئی' تھی۔ ایسے افراد کے حق میں 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کا ایسا کوئی مفروضہ نہیں ہو سکتا جو یکے بعد دیگرے ٹرسٹی تشکیل دیتے ہیں۔ [10 E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2378، سال 1984۔

اڑیسہ عدالت عالیہ کے 25.1.84 کے فیصلے اور حکم سے

ایم اے نمبر 101، سال 1979 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے پرشانت بھوشن، سنجیو کے کپور اور نریندر کے ورما۔

جواب دہندگان کے لیے جنز نجن داس، کے کے مہالک اور ڈی پی موہنتی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجیندر بابو، جسٹس۔ جواب دہندگان نے پوری ضلع کے ایک ادارے سری سدھا بلادیو جیو، بی-سدھر پور، پی او باکو کے حوالے سے دعوی کیا۔ کہ مذکورہ ادارہ کسی نامعلوم بانی نے قائم کیا تھا جس کی ابتدا قدیم زمانے میں گم ہو گئی تھی اور اس ادارے کو ہمیشہ سے ایک عوامی مذہبی ادارہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ کہ جواب دہندگان کے آباؤ اجداد۔

مذکورہ ادارے کے تمام امور بشمول دیوتا کی سیوا پوجا اور دیوتا کی تمام زمینوں کے مالک ہونے کا انتظام انہیں سونپا گیا تھا اور اس ادارے کو برقرار رکھنے کا یہ حق ان کے وارثوں کو وراثت میں ملا تھا کہ وہ کسی بھی وقت بغیر کسی مداخلت کے دیوتا کی خدمت کرتے رہے ہیں اور اس لیے دیوتا کی تمام جائیدادوں کے قبضے میں ہیں، زمین کی جائیدادوں اور ان کے آباؤ اجداد کی طرف سے حاصل کردہ زمینی جائیدادوں سے حاصل ہونے والے سود کے حوالے سے حکام کو کرایہ ادا کرتے ہیں؛ کہ کوئی جائیداد الگ سے مقرر نہیں کی گئی ہے اور ان کو ان کی خدمت کے بدلے ان سے لطف اندوز ہونے کے لیے مرافتداروں کو نہیں دی گئی ہے۔ کہ وہ مرافتداروں کے عہدے کی وراثت کا ایسا حق حاصل کریں۔

سال 1955 میں، جواب دہندگان نے اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ، 1939 کی دفعہ 64 کے تحت ایک درخواست دائر کرتے ہوئے دعوی کیا کہ اس کی اوقاف کا ادارہ

جواب دہندگان کے ذریعہ بنائی گئی ان کی نجی ملکیت ہے اور اپیل کنندہ اور دیگر کے ذریعہ اس کا مقابلہ کیا گیا تھا اور اسے مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد معاملہ اپیل میں عدالت عالیہ گیا اور بالآخر نچلی عدالت فیصلے کو برقرار رکھا گیا اور اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ اڑیسہ ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1951 کی دفعہ 42 کے تحت ایک اور درخواست [جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے] سال 1959-60 میں دائر کی گئی تھی جسے بھی مسترد کر دیا گیا تھا لیکن ڈیفالٹ کے لیے۔ اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 68 کے تحت ایک غیر موروثی ٹرسٹ بورڈ مقرر کیا گیا اور جس کے زیر انتظام مذکورہ دیوتا کی خدمت کی جاتی ہے۔ اس حکم میں پہلے بیان کردہ استدعاؤں کی بنیاد پر ایکٹ کے تحت موروثی ٹرسٹی کے طور پر ان کے دعووں کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک اور درخواست دائر کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے استدعا کی کہ رواج یا بصورت دیگر جواب دہندگان کو کبھی بھی ادارے کے موروثی ٹرسٹی کے طور پر نہیں مانا گیا۔

اسسٹنٹ کمشنر کی طرف سے تین مسائل اٹھائے گئے تھے کہ (1) کیا درخواست قابل سماعت تھی؛ (2) کیا اپیل کنندہ کو عدالتی فیصلے کے اصول سے روک دیا گیا ہے؛ (3) کیا جواب دہندگان موروثی ٹرسٹی ہیں۔ مسئلہ نمبر 1 اور 2 کے حوالے سے، انہوں نے جواب دہندگان کے حق میں پایا۔ اس طرح، غور کرنے کا واحد مسئلہ یہ ہے کہ آیا جواب دہندگان گاؤں سودھار پور، پی او باکو، ضلع پوری کے سری سدھا بالا دیو یہودی کے موروثی ٹرسٹی ہیں یا نہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر نے محسوس کیا کہ جواب دہندگان پر یہ ثابت کرنے کا بھاری بوجھ ہے کہ وہ دیوتا کی بنیاد کے وقت سے ہی دیوتا کے ادارے کے موروثی ٹرسٹی ہیں یا رواج کے مطابق یا خاص طور پر بانی کے ذریعہ فراہم کردہ ہیں جب تک کہ ایسی اسکیم نافذ ہے۔ انہوں نے تفصیل سے معاملے کے مذکورہ پہلو پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ جواب دہندگان صرف مارفتدار ہو سکتے ہیں، یعنی صرف ادارے کے نوکر، جو دیوتا کی خدمت/پوجا کی عدم کارکردگی کی صورت میں برخاستگی کے ذمہ دار ہیں نہ کہ موروثی ٹرسٹی۔ انہوں نے یہ بھی

محسوس کیا کہ یہاں تک کہ جواب دہندگان کا معاملہ یہ ہے کہ دیوتا کا ادارہ اور اس کا انتظام سونپا جانا قدیم زمانے میں ختم ہو گیا تھا۔ لہذا، جواب دہندگان کو اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے کچھ اچھا مواد پیش کرنا چاہیے تھا۔ ریکارڈ پر موجود دیگر مواد پر بحث کرنے پر اسسٹنٹ کمشنر نے جواب دہندگان کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ یہ معاملہ عدالت عالیہ میں اپیل میں اٹھایا گیا اور عدالت عالیہ نے اس کی اجازت دے دی۔ جس بنیاد پر عدالت عالیہ نے جواب دہندگان کو موروثی ٹرسٹی کے طور پر منعقد کرنے کے لیے آگے بڑھا وہ یہ ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے مواد موجود تھا کہ جواب دہندگان مار فتدار ہیں اور اگر وہ مار فتدار ہیں تو انہیں ٹرسٹی کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ یہ بھی مانا گیا کہ چونکہ مندر کی ابتدا قدیم زمانے میں گم ہو گئی تھی، اس لیے 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کے اصول پر، جواب دہندگان کو موروثی ٹرسٹی سمجھا جانا چاہیے۔

قانون میں "موروثی ٹرسٹی" کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ مذکورہ شق کے تحت موروثی ٹرسٹی کا مطلب مذہبی ادارے کے جانشینی کا ٹرسٹی ہے جس کا عہدہ بانی کے زمانے سے موروثی حق کے ذریعے منتقل ہوتا ہے یا رواج کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے یا خاص طور پر بانی کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے جب تک کہ جانشینی کی ایسی اسکیم نافذ ہو۔ یہ دعوی کرنے کے لیے کہ وہ موروثی ٹرسٹی ہیں، یہ ثابت کرنا ہو گا کہ خاندان کے افراد بطور ٹرسٹی دیوتا کے امور کے انتظام کے انچارج رہے ہیں اور ان کے عہدے کی جانشینی بانی کے زمانے سے موروثی حق کے ذریعے ان پر عائد ہوتی ہے اور یہ اسکیم ایکٹ کی دفعہ 41 کے تحت درخواست دائر کرنے تک نافذ تھی۔ یہ فرض کرنا کہ جواب دہندگان کے خاندان کا ہر ایک فرد کچھ عرصے سے دیوتا کے محافظوں کے طور پر کام کر رہا تھا، ان کے معاملے کو قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا کہ وہ موروثی ٹرسٹی ہیں جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 3(6) میں فراہم کیا گیا ہے۔ ٹرسٹی کے عہدے پر جانشینی جیسے دیگر معیارات جو بانی کے زمانے سے موروثی

حق کے ذریعے تفویض کیے جاتے ہیں یا رواج کے ذریعے منظم کیے جاتے ہیں اور اس طرح کی اسکیم قانون کی دفعہ 41 کے تحت درخواست کے وقت تک نافذ رہتی ہے، کو ٹھوس ثبوت پیش کر کے قائم کرنا ہوتا ہے۔

آیئے جو ہم نے کہا ہے اس کی روشنی میں عدالت کے سامنے رکھے گئے مواد کی جانچ کریں۔ موجودہ معاملے میں جو دلیل پیش کی گئی تھی وہ یہ ہے کہ مارفتدار ہونے کے ناطے جواب دہندگان ٹرسٹی ہوتے ہیں۔ تاہم، عدالت عالیہ اس بنیاد پر معاملے کا تجزیہ کرنے کے لیے آگے بڑھتی ہے کہ اس شخص کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے جو دیوتا کے مذہبی فرض کو انجام دینے کا ذمہ دار تھا کہ وہ ادارے کا ٹرسٹی ہو جتنا کہ ٹرسٹی کی تعریف میں کوئی بھی شخص شامل ہے جس میں مذہبی ادارے کا انتظام تفویض کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ کے اس نقطہ نظر کے نتیجے میں معاملے کی غلط سمت سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ آیا جواب دہندگان، اگرچہ موروثی ٹرسٹی ہیں، "مارفتدار" کے طور پر مصروف تھے نہ کہ دوسرے طریقے سے۔ صرف اس وجہ سے کہ کوئی شخص دیوتا کے انتظام کا انچارج ہے حالانکہ ایک ٹرسٹی کے طور پر اسے "موروثی ٹرسٹی" نہیں بنائے گا جب تک کہ ان شرائط کو پورا نہ کیا جائے جن پر ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے۔ موجودہ معاملے میں، جواب دہندگان کا دعوی یہ نہیں ہے کہ وہ ٹرسٹی ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ متعلقہ شق کے تحت موروثی ٹرسٹی ہیں۔ لہذا اس سلسلے میں عدالت عالیہ کا نظریہ اچھی طرح سے قائم نہیں ہے خاص طور پر جب کہ نیچے دیے گئے حکام کی طرف سے قائم کردہ نظریہ کو غیر معقول یا نامناسب نہیں قرار دیا جا سکتا۔

دوسری بنیاد جس پر عدالت عالیہ نے اپنا فیصلہ سنایا وہ یہ ہے کہ قانون کے تقاضے کہ وہ بانی کے زمانے سے موروثی ٹرسٹی ہیں، جو 'موروثی ٹرسٹی' کی تعریف میں پائے جاتے ہیں، قدیم زمانے میں کھو گئے ہیں اور اس لیے جانشینی کی لکیر قائم کرنے کے لیے کوئی براہ راست ثبوت حاصل کرنا ممکن نہیں ہے لیکن 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کے نظریے سے اخذ کیا جا سکتا

ہے۔یہ عدالت کے لیے کھلا ہے کہ وہ قدیم استعمال سے گرانٹ کا اندازہ لگا سکے جب ایسا صارف کھلا ہو، حق کے طور پر اور بغیر کسی رکاوٹ کے لیکن گرانٹ کا اندازہ نہیں لگایا جائے گا اگر صارف کو دوسری صورت میں سمجھایا جا سکتا ہے۔'کھوئی ہوئی گرانٹ' کا افسانہ صرف ایک مفروضہ ہے جو مالک کی رضامندی کے ساتھ صارف کے طویل قبضے اور مشق سے ہوتا ہے، کہ اصل میں دعویدار کو ایک گرانٹ دی گئی ہو گی، جو 'کھوئی ہوئی' تھی۔ایسے شخص کے حق میں 'کھوئی ہوئی گرانٹ' کا ایسا کوئی مفروضہ نہیں ہو سکتا جو یکے بعد دیگرے ٹرسٹی بنتا ہو۔ ہمیں نہیں لگتا کہ، ریکارڈ پر موجود مواد کے ساتھ، اس طرح کی کوئی مداخلت ممکن ہے۔سب سے پہلے، عدالتوں کے سامنے یہ دلیل پیش کی گئی تھی کہ دیوتا ایک نجی ٹرسٹ ہے اور اس قانون کے تحت نہیں آتا؛ اس سلسلے میں ناکام ہونے کے بعد اب وہ اس حقیقت پر قائم رہنا چاہتے ہیں کہ وہ موروثی ٹرسٹی ہیں۔اسے قائم کرنے میں وہ کسی بھی قسم کا ثبوت پیش نہ کر کے بری طرح ناکام رہے ہیں۔ان حالات میں ہمیں عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور اسسٹنٹ کمشنر کے حکم کو بحال کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے جس کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔اسی کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔تاہم، اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہو گا۔

وی ایس ایس۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document